روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 9 اکتوبر 2001ء، 21 رجب 1422 ہجری - 9 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 230

نگران اور محافظ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضورؐ کی عدم موجودگی میں ہم نے ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھا لئے تو چڑیا بے قراری سے پھڑپھڑانے لگی۔ حضورؐ نے آ کر پوچھا اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے دکھ دیا ہے اس کے بچے لوٹا دو۔

پھر حضورؐ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا رب النار کے سوا کسی کو آگ کا عذاب دینے کا حق نہیں ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب قتل الذر حدیث نمبر 4584)

اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

مہیمن کے معنے امانتدار، نگران اور حفاظت کرنے والے کے ہیں

قرآن کریم تمام کتب سماوی پر نگران ہے ان کی تمام صحیح باتوں کی تصدیق کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔اکتوبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن 5۔اکتوبر 2001ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کی صفت مہیمن کی وضاحت فرمائی۔ حضور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انگلش، فرنچ، جرمن، عربی اور بنگالی میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن کا مطلب بیان فرمایا کہ اس سے مراد دوسروں کو خوف سے امن دینے والا، امین، امانتدار، مخلوقات پر نگران اور ان کی حفاظت کرنے والا گواہ اور اپنی مخلوق کی ضروریات پوری کرنے والا ہے حفاظت کے ضمن میں اس کی مثال لغت میں یہ دی گئی کہ جس طرح پرندہ اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے اپنے پر پھیلا دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے دو احادیث بیان فرمائیں جن میں پرندوں کے بچے اور انڈے کسی نے اٹھا لئے تھے اور پرندے بے قراری سے پھڑپھڑا رہے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کے انڈے بچے واپس کر دو۔ اس طرح آنحضرت ﷺ نے اللہ کی صفت مہیمن کا مظہر ہونے کا اظہار فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ نے مہیمن ہونے کا اعجاز بخشا تھا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے کانگڑہ کے زلزلے کا ذکر فرمایا جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آیا اور جس میں 20 فیصد آبادی ہلاکت کا شکار ہو گئی مگر ایک بھی احمدی ہلاک نہ ہوا۔ بعض احمدی زلزلہ سے ایک دن پیشتر وہاں سے چلے آئے۔ بعض عین وقت پر مکان سے باہر آ گئے اور ایک احمدی ملبے میں دب جانے کے باوجود سلامتی سے نکال لئے گئے حضرت مسیح موعود نے اس ضمن میں ایک اشتہار بھی شائع کیا کہ ایک بھی احمدی نہ مرا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خبر اللہ نے حضور کو دی ہوگی کیونکہ اس اشتہار کی اشاعت سے پہلے اس علاقے کا کوئی احمدی آپ کو نہ ملا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث النبی ﷺ سے اس صفت کے مطالب بیان فرمائے۔ حدیث میں امانتیں ادا کرنے کا حکم ہے۔ پھر فرمایا جو امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا کوئی ایمان نہیں۔ فرمایا جب کوئی شخص بات کر کے واپس چلا جائے تو وہ بات امانت ہے۔ منافق کی ایک علامت یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ بددیانتی کرتا ہے۔ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ فرمایا احمدیوں کو صفت مہیمن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے ورنہ حدیث کے مطابق ان کا ایمان، ایمان نہیں رہے گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس صفت کی وضاحت میں فرمایا انسانی جسم کے تمام قویٰ اللہ کی امانتیں ہیں چاہئے کہ ان کا اس طرح حق ادا کرے کہ وہ قویٰ اس کے نہیں بلکہ اللہ کے ہو جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات کا حق صرف آنحضرت ﷺ کی ذات میں ادا ہوا جن کے بارے میں اللہ نے فرمادیا کہ کہدے کہ میری نماز، میری زندگی، میری موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت کے حوالے سے فرمایا اللہ نے قرآن کو تمام پچھلی کتب پر نگران مقرر فرمایا اس طرح سے کہ یہ تمام پہلی کتب کی صحیح باتوں کی تصدیق کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن نے تمام پہلی کتب کی اچھی باتیں سمیٹ لیں اور اب قرآن کے بعد کسی اور کتاب کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کتاب کے مطالب سمجھنے والے ہوں۔

التوا سالانہ اجتماع

انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع مورخہ 26-27-28 اکتوبر 2001ء کے لئے ابھی تک انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ملی۔ لہذا جملہ اراکین مجلس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان تاریخوں میں اجتماع نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس کو یہ اطلاع پہنچا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

واقفین نو کا طبی معائنہ

وکالت وقف نو کی طرف سے واقفین نو بچوں کے طبی معائنہ کے لئے بیت البشیر دارالرحمت شرقی الف ربوہ میں ایک مستقل سینٹر قائم کیا گیا ہے یہاں پر مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خاں صاحب ہر جمعہ کو شام 3 بجے تا 5 بجے فری معائنہ کرتے ہیں۔ اس سینٹر سے بیرون ربوہ کے بچے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ نیز رات 8 تا 9 بجے فون نمبر 211884 پر ڈاکٹر صاحب موصوف سے پیشگی وقت لے کر دیگر اوقات میں بھی ان کے گھر 30/16 ریلوے روڈ نزد ریلوے اسٹیشن ربوہ فری طبی معائنہ کروایا جا سکتا ہے۔ بچوں کے ساتھ سرپرست اور وقف نو کا حوالہ نمبر ہونا ضروری ہے۔ والدین اور سیکرٹریان وقف نو یاد رکھیں کہ ہر واقف نو بچے کا سال میں ایک مرتبہ طبی معائنہ ضروری ہے۔

انصار اور خدام کی خصوصی

توجہ کے لئے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"میں امید کرتا ہوں کہ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ دو نوا پنے وقت کی قربانی کر کے زیادہ سے زیادہ کانوں تک یہ آواز پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اس غرض کے لئے خاص طور پر جلسے منعقد کر کے لوگوں کو تحریک کریں گے کہ وہ اس

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

رحمان کے بندے وہی ہیں جو زمین میں سکینت، وقار اور تواضع کی چال چلتے ہیں

قرآن مجید نے جس زمانے میں حکم کے طور پر کام کرنا تھا اس زمانے کی ساری ضرورتیں اس میں بیان کردی گئی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 27 جولائی 2001ء بمطابق 27 وفا 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے متعلق مضمون جاری تھا اور شاید اگلے ہفتہ بھی اسی مضمون پر دوبارہ گفتگو ہوگی۔ اس وقت جو میرے سامنے آیت ہے وہ سورۃ الفرقان کی 61ویں آیت ہے۔ جب ان سے کہا جائے کہ رحمان خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ تو کہتے ہیں رحمان کیا چیز ہے۔ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دیتا ہے اور ان کو سوائے نفرت کے کسی چیز میں نہیں بڑھایا۔ یعنی ان کو نفرت اور بھی پہلے سے زیادہ ہوگئی۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو، اللہ کو کیوں نہیں فرمایا۔ رحمان اس لئے فرمایا کہ رحمان حد سے زیادہ مغفرت کرنے والا ہے، بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی غلطیوں اور ظلموں کے باوجود رحمان کو سجدہ کرو گے تو تمہاری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرمائے گا۔ لیکن انہوں نے جو یہ حقارت سے کہا ہے (وما الرحمٰن) اس کے متعلق مفسرین نے مختلف وجوہات لکھی ہیں لیکن ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ یہ لفظ حقارت کے لئے ہے کہ رحمان ہے کیا چیز، کیا ہوتا ہے رحمان۔ اور اس چیز نے ان کو نفرت کے سوا کسی چیز نے نہیں بڑھایا۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی صاحب اس تفسیر میں بہت کچھ لکھتے ہیں مگر ایک اقتباس میں نے آپ کا چنا ہے۔ حضرت علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک سابقہ اور دوسری وہ جو آئندہ ملے گی۔ سابقہ کے ساتھ اس نے مخلوق کو پیدا کیا، یعنی کوئی بھی مانگنے والا نہیں تھا تو اس وقت اس نے عطا کیا اور ان کی آئندہ کی ساری ضرورتیں ان کو وقتاً فوقتاً تدریجاً عطا فرماتا چلا گیا۔ اور آئندہ کے لئے اس نے مخلوق کو پیدا کرنے کے لئے رزق اور ذہانت عطا کی۔ پس اللہ تعالیٰ گزشتہ رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحمٰن ہے اور آئندہ ملنے والی رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحیم ہے جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو ہمیشہ کیلئے بار بار جاری کرنے والی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے یا رحمٰن الدنیا و رحیم الاخرۃ۔ کہ اے دنیا کے رحمان اور آخرت کے رحیم۔ اب دنیا کے رحمٰن سے مراد یہ ہے کہ ساری کائنات اور مخلوقات جو کچھ بھی ہیں جاندار ہوں، حیوان ہوں، انسان ہوں وہ سب رحمان کی رحمانیت سے استفادہ کر رہے ہیں اور رحیم الاخرۃ اس لئے کہ رحیم میں محنت اور محنت کا پھل پانے کا ذکر ہے۔ پس جو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور بار بار جھکے گا اور اس کے حضور محنت کرے گا وہ رحیمیت کا اجر پائے گا۔ تو حضرت امام رازی کے نزدیک یہ جائز نہ ہوگا کہ کسی کو رحمان کہا جائے یعنی رحمان سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں "جب صالح لوگ اپنی بشری طاقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کو اپناتے ہیں اور بھوکے کو کھانا کھلاتے ہیں اور ننگے کو کپڑے پہناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی آئندہ رحمت سے حصہ پاتے ہیں۔ آئندہ رحمت یعنی اس کو جزا جو ملے گی آئندہ ان کو جس سے رزق اور اعانت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کا مطلب ہے کہ اس دنیا میں بھی ان کو خدا کے بھوکے بندوں کو کھانا کھلانے اور ننگے بندوں کو کپڑا پہنانے کے نتیجہ میں دنیا میں بھی بکثرت رزق عطا کیا جاتا ہے اور یہ ہمارا تجربہ ہے اس میں قطعاً ایک ذرہ بھی کوئی ماضی کی بات پر ایمان لانے والی بات نہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا جاری سلسلہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ جو خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور غریبوں کے اوپر خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بہت برکت ڈالتا ہے اور ان کے اعمال کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ امام رازی کے نزدیک اس تشریح کے ساتھ ایسے صالح لوگوں کو جو خدا کی رحیمیت کا مظہر بنتے ہیں رحیم کہنا جائز ہوگا۔

اب سورۃ الفرقان کی 64ویں آیت ہے۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں سلام۔

اب رحمان کا فروتنی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کی تشریح میں فرماتے ہیں "یعنی کسی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا"۔ یہ رحمانیت کی صفت کے تابع ہے۔ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچانا، ہر ایک کو علم ہو کہ مجھے اس شخص سے نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے تابع ہر شجر و حجر پر رحم کرنے والا ہے۔ پس رحمانیت کی اس صفت کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ صلح کاری منسوب ہوتی ہے اور (دین) کا بھی یہی معنی ہے کہ وہ دوسرے کو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں کیونکہ رحمان کی طرف غضب کا پیغام نہیں ہو سکتا سوائے چند شرطوں کے بعد۔ آخری ترجمہ یہ ہے "خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں" (تقریر جلسہ مذاہب صفحہ 40)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"رحمٰن کے فرمانبردار بندے تو وہی ہیں جو زمین میں سکینت، وقار اور تواضع کی چال چلتے ہیں۔ نہ تکبر اور سستی کی۔ اور جب جاہل ان سے الجھیں تو ان سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں نہ بدی و ایذاء ہو اور نہ جہل و نادانی"۔ (تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ 262)

اب رحمانیت کے لفظ کے اندر اس تفسیر کی رو سے ایک وقار کا معنی پایا جاتا ہے یعنی وہ رحمان کے بندے ہو کر جانتے ہیں کہ وہ رحمان کے بندے ہیں تو وہ اکڑ کر اور تکبر سے نہیں چلتے کیونکہ وہ بہت بڑی ذات کے بندے ہیں بلکہ رحمانیت تو غریبوں پر عام ہے انسانوں اور جانوروں پر عام ہے اس لئے رحمانیت کے اس مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بڑی عاجزی کے ساتھ زمین پر قدم اٹھاتے ہیں۔

ایک اور سورۃ الشعراء کی آیت ہے نمبر 6۔ اس میں ہے اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سے کوئی تازہ نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"رحمان مطلق جیسا جسم کی غذا کو اس کی حاجت کے وقت عطا فرماتا ہے ایسا ہی وہ اپنی رحمت کاملہ کے تقاضا سے روحانی غذا کو بھی ضرورت حقہ کے وقت مہیا کر دیتا ہے"۔ (الرحمٰن علم القرآن) کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ رحمان وہ ہے جس نے بندوں کی تمام ضرورتیں ان کی پیدائش سے پہلے ہی مہیا کر دی ہیں مگر وہ ضرورتیں اس وقت ظاہر کرتا ہے جب وہ اس قابل ہو جائیں کہ ان ضرورتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اب اس کی مثال میں کئی دفعہ دیتا ہوں تیل کی دریافت، کوئلہ کی دریافت وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ساری چیزیں اس وقت دریافت ہوئیں، حالانکہ وہ ہمیشہ سے موجود تھیں، جب انسان کو استطاعت ہوئی کہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ تو یہ بھی رحمانیت کا ایک خاص فعل ہے کہ وہ اس وقت چیزیں دکھاتا ہے جب دیکھنے والا ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ورنہ غفلت کی آنکھ کے ساتھ وہ گزرتا چلا جاتا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا نعمتیں کر رکھی ہیں۔

اور ایک بات مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ بات درست ہے کہ خدا کا کلام انہیں برگزیدہ لوگوں پر نازل ہوتا ہے جن سے خدا راضی ہے اور انہیں سے وہ مکالمات اور مخاطبات کرتا ہے جن سے وہ خوش ہے۔ مگر یہ بات ہرگز درست نہیں کہ جس سے خدا راضی اور خوش ہو اس پر خواہ نخواہ بغیر کسی ضرورت حقہ کے کتاب آسمانی نازل ہو جایا کرے"۔ (براہین احمدیہ) یعنی کتاب کا نازل ہونا اگرچہ رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے اس کے باوجود جس پر راضی ہو اس پر لازماً کتاب نہیں اتارا کرتا۔ کتاب اتارنے کے لئے زمانہ کی ضرورتیں تقاضا کیا کرتی ہیں اور جس قسم کی وہ ضرورتیں ہوں اسی قسم کی کتاب اتاری جاتی ہے۔ اب اس سے پہلے بائبل اتاری گئی، اس سے پہلے اور صحف ابراہیم اتارے گئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان میں اور قرآن میں فرق کوئی نہیں۔ فرق ہے اور وہ ضرورت حقہ کا فرق ہے۔ قرآن جس زمانہ میں نازل ہوا اور جس زمانہ تک یعنی قیامت تک اس نے حکم کے طور پر دنیا میں کام کرنا تھا اس زمانہ کی ساری ضرورتیں قرآن کریم میں مندرج ہو چکی ہیں لیکن دنیا کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب وہ ضرورتیں سامنے دکھائی دینے لگتی ہیں۔

اب ایک اور ہے آیت سورۃ یٰسین کی (یٰسین: 12) تو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

یہاں غیب میں خدا رحمٰن سے ڈرنے کا کیا مطلب ہے۔ اگر آپ غور کریں تو اللہ تعالیٰ غیب میں رہتا ہے اور آپ اس کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں، نہ ہاتھ لگا سکتے ہیں تو وہ غیب میں رہتا ہے۔ اگر اس کی غیوبیت کے باوجود آپ اس کو اس طرح دیکھیں جیسے کسی چیز کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہے ہوں تو یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ جس پر خدا کے مرسل بندے فائز ہوتے ہیں۔ اور کم سے کم یہ ہے کہ انسان اس طرح خدا کو اس کے غیب ہونے کے باوجود دیکھے کہ اگر وہ اس کو سامنے کھڑا نہ دیکھتا ہو تو یہ احساس رکھتا ہو کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور غیب سے ہر حال میں میرے ہر فعل پر نظر رکھ رہا ہے۔ پس اس وجہ سے غیوبیت کا یہاں ذکر ہے۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں دو ایسے اسم ہیں جو صرف اس کے ساتھ مخصوص ہیں وہ اللہ اور رحمٰن ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے، تم خواہ خدا کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمان کے نام سے سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے کہا ہے کہ اگر تجھے اس امر کی معرفت ہو تو یہ اللہ ایسا نام ہے جو ہیبت کی خبر دیتا ہے"۔

اب یہ ایک نیا نکتہ امام رازی نے اٹھایا ہے کہ اللہ کے لفظ میں ہیبت پائی جاتی ہے۔ اللہ کی ساری صفات پر غور کرو اور جانو کہ اللہ ہر چیز سے بڑا ہے اور ہر اختیار اس کو ہے، ہر چیز اسی کی طرف لوٹے گی تو اس سے دلوں پر ایک قسم کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ "مگر رحمانیت میں عطوفت اور شفقت کی خبر ملتی ہے"۔ یعنی ایسا انسان جو رحمانیت پر غور کرتا ہے اور اللہ کو رحمٰن نام سے پکارتا ہے تو یہ امید رکھتا ہے کہ وہ اس سے رحمانیت کا سلوک فرمائے گا۔

اب سورۃ یٰسین کی 16 ویں اور 17 ویں آیات ہیں۔ انہوں نے انبیاء سے کہا کہ تم تو ہماری طرح کے ایک بشر ہو اس کے سوا کچھ نہیں۔ اور تم پر رحمان نے کوئی چیز بھی نازل نہیں فرمائی۔ یہ تم محض جھوٹ بول رہے ہو انہوں نے سادہ سا یہ جواب دیا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔

اس آیت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"(ما انزل الرحمٰن من شیء)" برہموؤں کا بھی یہی عقیدہ ہے"۔ یعنی برہمو سماجوں کا۔ "یہ لوگ تمام راستبازوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کی گندی تعلیم سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ جن لوگوں نے سچائیوں کے پہچاننے کے لئے اپنے آرام، اپنی اولاد، اپنا جاہ و جلال، اپنے وطن کو چھوڑ دیا، اپنی جانیں قربان کر دیں، ان کو جھوٹ اور دروغ مصلحت آمیز سمجھنا حد درجہ کی بے باکی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں چند گھنٹے ٹھہرنے والے کی نسبت بھی یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اس نے روایت میں جھوٹ بولا"۔

اب یہ جو روایتیں آتی ہیں یہ ضمناً میں آپ کو بتا دیتا ہوں اس میں جب جھوٹ کا اتہام لگتا ہے تو بیچ کے راویوں پر لگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابی پر نہیں لگا کرتا۔ تو یہ غلط فہمی آپ کو نہ ہو کہ روایت کرنے والے جھوٹ بولتے تھے جنہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ سو فیصد سچ کہا کرتے تھے۔ غلطیاں اس لئے لگیں کہ بعض لوگوں نے ان کی باتوں کو سمجھنے میں غلطی کی اور بعض بعد میں آنے والے لوگوں میں بیچ میں جھوٹ ملا دیا، اپنی بددیانتی کی وجہ سے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی یہ بات سو فیصد درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے استفادہ کرنے والے حد درجہ کے راستباز تھے۔ ان میں کوئی کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جب وہ بندے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیافتہ ہیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں بول سکتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پر جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں تو یہ استدلال حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اسی آیت سے کیا ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر، قادیان، 27 اکتوبر 1910ء)

اب سورۃ یٰسین کی 23 ویں اور 24 ویں آیت ہے۔ آخر مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب بھی اسی کی طرف لوٹنے والے ہو یعنی وہ جو یقین رکھتا ہے وہ تو بہر حال لوٹنے والا ہو گا تبھی یقین رکھتا ہے لیکن فرمایا تم جو منکرین ہو تم سب کا بھی یہی انجام ہو گا۔ تم نے آخر خدا کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

کیا میں اس کو چھوڑ کر ایسے معبود بنا لوں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی کوئی شفاعت میرے کچھ کام نہ آئے گی۔ (ولا ینقذون) مجھے اس سے چھڑا نہیں سکیں گے۔

اب اس میں خاص بات یہ ہے کہ رحمان تو غضبناک نہیں ہے، رحمان تو بے انتہا رحم کرنے والا ہے تو اس کے غضب سے اس لئے ڈرایا جا رہا ہے کہ اگر رحمٰن، رحمان ہوتے ہوئے بھی غضبناک ہو تو اس کا مطلب ہے بندہ بہت ہی زیادہ مجرم ہے ورنہ رحمانیت سے تو صرف رحم کا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ غضب کا نہیں۔

پس جب اس کے رحمان ہوتے ہوئے اس سے منہ موڑیں گے اور اس کی رحمانیت سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو پھر اس کے پاس غضب بھی ہے۔ جب رحمان کسی پر غضبناک ہوتا تو وہ سب سے زیادہ غضبناک ہوتا ہے۔ اب مائیں اپنے بچوں پر بے انتہا رحم کرنے والی ہیں لیکن جب بچے ظلم و ستم میں حد سے زیادہ بڑھ جائیں تو پھر ماؤں کے منہ سے وہ بددعا نکلتی ہے جو پھر قبول ہو جاتی ہے اور بچوں کے لئے غضب کا موجب بن جاتی ہے۔ پس رحمانیت کی صفت کو سمجھنے کیلئے ماں اور بچے کی نسبت کو سمجھیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر یقیناً ایسی صورت میں معاً میں کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ اگر رحمان خدا سے مجھے غضب ملے اور رحم نہ ملے تو واضح بات ہے کہ میں گمراہ ہوں اور میری گمراہی بہت کھلی کھلی ہے اگر میں ایسا کروں۔

سورۃ یٰسین ہی کی 53 ویں اور 54 ویں آیات ہیں۔ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! کس نے ہمیں ہماری آرام گاہ سے اٹھایا ہے۔ یہی تو ہے جس کا ہم نے وعدہ کیا تھا اور مرسلین سچ ہی تو کہتے تھے۔ یہ محض ایک ہی ہولناک آواز ہوگی۔ پس اچانک وہ سب کے

سے کوئی تازہ نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''رحمان مطلق جیسا جسم کی غذا کو اس کی حاجت کے وقت عطا فرماتا ہے ایسا ہی وہ اپنی رحمت کاملہ کے تقاضا سے روحانی غذا کو بھی ضرورت حقہ کے وقت مہیا کر دیتا ہے''۔ (الرحمٰن علم القرآن) کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ رحمان وہ ہے جس نے بندوں کی تمام ضرورتیں ان کی پیدائش سے پہلے ہی مہیا کر دی ہیں مگر وہ ضرورتیں اس وقت ظاہر کرتا ہے جب وہ اس قابل ہو جائیں کہ ان ضرورتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اب اس کی مثال میں کئی دفعہ دیتا ہوں تیل کی دریافت، کوئلہ کی دریافت وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ساری چیزیں اس وقت دریافت ہوئیں، حالانکہ وہ ہمیشہ سے موجود تھیں، جب انسان کو استطاعت ہوئی کہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ تو یہ بھی رحمانیت کا ایک خاص فعل ہے کہ وہ اس وقت چیزیں دکھاتا ہے جب دیکھنے والا ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ورنہ غفلت کی آنکھ کے ساتھ وہ گزرتا چلا جاتا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا نعمتیں کر رکھی ہیں۔

اور ایک بات مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ بات درست ہے کہ خدا کا کلام انہیں برگزیدہ لوگوں پر نازل ہوتا ہے جن سے خدا راضی ہے اور انہیں سے وہ مکالمات اور مخاطبات کرتا ہے جن سے وہ خوش ہے۔ مگر یہ بات ہرگز درست نہیں کہ جس سے خدا راضی اور خوش ہو اس پر خواہ نخواہ بغیر کسی ضرورت حقہ کے کتاب آسمانی نازل ہو جایا کرے''۔ (براہین احمدیہ) یعنی کتاب کا نازل ہونا اگرچہ رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے اس کے باوجود جس پر راضی ہو اس پر لازماً کتاب نہیں اتارا کرتا۔ کتاب اتارنے کے لئے زمانہ کی ضرورتیں تقاضا کیا کرتی ہیں اور جس قسم کی وہ ضرورتیں ہوں اسی قسم کی کتاب اتاری جاتی ہے۔ اب اس سے پہلے بائبل اتاری گئی، اس سے پہلے اور صحف ابراہیم اتارے گئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان میں اور قرآن میں فرق کوئی نہیں۔ فرق ہے اور وہ ضرورت حقہ کا فرق ہے۔ قرآن جس زمانہ میں نازل ہوا اور جس زمانہ تک یعنی قیامت تک اس نے حکم کے طور پر دنیا میں کام کرنا تھا اس زمانہ کی ساری ضرورتیں قرآن کریم میں مندرج ہو چکی ہیں لیکن دنیا کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب وہ ضرورتیں سامنے دکھائی دینے لگتی ہیں۔

اب ایک اور ہے آیت سورۃ یٰسین کی (یٰسین: 12) تو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

یہاں غیب میں خدا رحمٰن سے ڈرنے کا کیا مطلب ہے۔ اگر آپ غور کریں تو اللہ تعالیٰ غیب میں رہتا ہے اور آپ اس کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں، نہ ہاتھ لگا سکتے ہیں تو وہ غیب میں رہتا ہے۔ اگر اس کی غیوبیت کے باوجود آپ اس کو اس طرح دیکھیں جیسے کسی چیز کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہے ہوں تو یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے اعلیٰ مقام ہے، جس پر خدا کے مرسل بندے فائز ہوتے ہیں۔ اور کم سے کم یہ ہے کہ انسان اس طرح خدا کو اس کے غیب ہونے کے باوجود دیکھے کہ اگر وہ اس کو سامنے کھڑا نہ دیکھتا ہو تو یہ احساس رکھتا ہو کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور غیب سے ہر حال میں میرے ہر فعل پر نظر رکھ رہا ہے۔ پس اس وجہ سے غیوبیت کا یہاں ذکر ہے۔

علامہ فخرالدین رازی اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں دو ایسے اسم ہیں جو صرف اس کے ساتھ مخصوص ہیں وہ اللہ اور رحمٰن ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے، تم خواہ خدا کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمان کے نام سے سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے کہا ہے کہ اگر تجھے اس امر کی معرفت ہو تو یہ اللہ ایسا نام ہے جو ہیبت کی خبر دیتا ہے''۔

اب یہ ایک نیا نکتہ امام رازی نے اٹھایا ہے کہ اللہ کے لفظ میں ہیبت پائی جاتی ہے۔ اللہ کی ساری صفات پر غور کرو اور جانو کہ اللہ ہر چیز سے بڑا ہے اور ہر اختیار اس کو ہے، ہر چیز اسی کی طرف لوٹے گی تو اس سے دلوں پر ایک قسم کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ ''مگر رحمانیت میں عطوفت اور شفقت کی خبر ملتی ہے''۔ یعنی ایسا انسان جو رحمانیت پر غور کرتا ہے اور اللہ کو رحمٰن نام سے پکارتا ہے تو یہ امید رکھتا ہے کہ وہ اس سے رحمانیت کا سلوک فرمائے گا۔

اب سورۃ یٰسین کی 16ویں اور 17ویں آیات ہیں۔ انہوں نے انبیاء سے کہا کہ تم تو ہماری طرح کے ایک بشر ہو اس کے سوا کچھ نہیں۔ اور تم پر رحمان نے کوئی چیز بھی نازل نہیں فرمائی۔ یہ تم محض جھوٹ بول رہے ہو انہوں نے سادہ سا یہ جواب دیا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔

اس آیت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''(ما انزل الرحمٰن من شیء) برہموؤں کا بھی یہی عقیدہ ہے''۔ یعنی برہمو سماجوں کا۔ ''یہ لوگ تمام راستبازوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کی گندی تعلیم سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ جن لوگوں نے سچائیوں کے پہچاننے کے لئے اپنے آرام، اپنی اولاد، اپنا جاہ وجلال، اپنے وطن کو چھوڑ دیا، اپنی جانیں قربان کر دیں، ان کو جھوٹ اور دروغ مصلحت آمیز سمجھنا حد درجہ کی بے باکی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں چند گھنٹے ٹھہرنے والے کی نسبت بھی یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اس نے روایت میں جھوٹ بولا''۔

اب یہ جو روایتیں آتی ہیں یہ ضمناً میں آپ کو بتا دیتا ہوں اس میں جب جھوٹ کا اتہام لگتا ہے تو بیچ کے راویوں پر لگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابی پر نہیں لگا کرتا۔ تو یہ غلط فہمی آپ کو نہ ہو کہ روایت کرنے والے جھوٹ بولتے تھے جنہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ سو فیصد سچ کہا کرتے تھے۔ غلطیاں اس لئے لگیں کہ بعض لوگوں نے ان کی باتوں کو سمجھنے میں غلطی کی اور بعض بعد میں آنے والے لوگوں میں بیچ میں جھوٹ ملا دیا، اپنی بددیانتی کی وجہ سے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی یہ بات سو فیصد درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے استفادہ کرنے والے حد درجہ کے راستباز تھے۔ ان میں کوئی کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جب وہ بندے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیافتہ ہیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں بول سکتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پر جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں تو یہ استدلال حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اسی آیت سے کیا ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر، قادیان، 27 اکتوبر 1910ء)

اب سورۃ یٰسین کی 23ویں اور 24ویں آیت ہے۔ آخر مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب بھی اسی کی طرف لوٹنے والے ہو یعنی وہ جو یقین رکھتا ہے وہ تو بہرحال لوٹنے والا ہو گا تبھی یقین رکھتا ہے لیکن فرمایا تم جو منکرین ہو تم سب کا بھی یہی انجام ہو گا۔ تم نے آخر خدا کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

کیا میں اس کو چھوڑ کر ایسے معبود بنا لوں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی کوئی شفاعت میرے کچھ کام نہ آئے گی۔ (ولا ینقذون) مجھے اس سے چھڑا نہیں سکیں گے۔

اب اس میں خاص بات یہ ہے کہ رحمان تو غضبناک نہیں ہے، رحمان تو بے انتہا رحم کرنے والا ہے تو اس کے غضب سے اس لئے ڈرایا جا رہا ہے کہ اگر رحمٰن، رحمان ہوتے ہوئے بھی غضبناک ہو تو اس کا مطلب ہے بندہ بہت ہی زیادہ مجرم ہے ورنہ رحمانیت سے تو صرف رحم کا استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ غضب کا نہیں۔

پس جب اس کے رحمان ہوتے ہوئے اس سے منہ موڑیں گے اور اس کی رحمانیت سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو پھر اس کے پاس غضب بھی ہے۔ جب رحمان کسی پر غضبناک ہو تو وہ سب سے زیادہ غضبناک ہوتا ہے۔ اب مائیں اپنے بچوں پر بے انتہا رحم کرنے والی ہیں لیکن جب بچے ظلم وستم میں حد سے زیادہ بڑھ جائیں تو پھر ماؤں کے منہ سے جو بددعا نکلتی ہے وہ پھر قبول ہو جاتی ہے اور بچوں کے لئے غضب کا موجب بن جاتی ہے۔ پس رحمانیت کی صفت کو سمجھنے کیلئے ماں اور بچے کی نسبت کو سمجھیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر یقیناً ایسی صورت میں معاً میں کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ اگر رحمان خدا سے مجھے غضب ملے اور رحم نہ ملے تو واضح بات ہے کہ میں گمراہ ہوں اور میری گمراہی بہت کھلی کھلی ہے اگر میں ایسا کروں۔

سورۃ یٰسین ہی کی 53ویں اور 54ویں آیات ہیں۔ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! کس نے ہمیں ہماری آرام گاہ سے اٹھایا ہے۔ یہی تو ہے جس کا ہم نے وعدہ کیا تھا اور مرسلین سچ ہی تو کہتے تھے۔ یہ محض ایک ہی ہولناک آواز ہو گی۔ پس اچانک وہ سب کے

منصوبے کرتے ہوویں گے"۔ یعنی صاف نظر آتا ہے کہ باڑ لگائی گئی ہے تو کسی شر سے محفوظ رکھنے کے لئے۔ اب زمیندار جب باڑ لگاتا ہے بے وجہ نہیں لگاتا۔ اس کو پتہ ہے کہ یہاں پھل دار درخت ہیں اور اچھی سے اچھی فصلیں موجود ہیں تو ان کو اجاڑنے والے بھی آ سکتے ہیں۔ تو وہ ان کے رستہ میں باڑ لگا کر ایک روک پیدا کر دیتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ مجھ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسی صفات ہیں کہ جو بہت قیمتی صفات ہیں اور لوگ بری نیت کے ساتھ بھی دوڑے چلے آئیں گے اس کی طرف جو حملہ کریں اور مجھے ناکارہ بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن اس کے جواب میں آپ یہ اپنا شعر پیش کرتے ہیں۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر — از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

اے وہ کہ جو تم میری طرف سینکڑوں تبر لے کر مجھے ہلاک کرنے کے لئے دوڑے چلے آتے ہو باغبان سے بھی تو ڈرو کہ میں ایک مثمر شاخ ہوں کہ مثمر شاخ کو بچانے کے لئے باغبان جیسے باڑیں لگاتا ہے اس طرح میری حفاظت کے بھی اللہ تعالیٰ ہی نے انتظام فرمائے ہیں اور تم کسی بدنیت کے ساتھ مجھے نہیں پہنچ سکتے۔

آج اس مختصر خطبہ کے بعد اب میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 اگست 2001ء)

توکل علی اللہ ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں

تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑنے کا نام توکل ہے اور خدا پر بھروسہ کرنا تسکین دہ اور آرام بخش ہوتا ہے

آصف محمود بٹ صاحب

سچی کامیابی اور منزل مقصود

توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کیے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 146)

پہلے تدبیر پھر توکل

تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ۔ اس کا نام توکل ہے۔ انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنی نہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا پھر توکل کرتا۔ تو ٹھیک ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 566)

تدبیر اور توکل

فی السماء رزقکم وما توعدون (الذٰریٰت:23) سے ایک نادان دھوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلہ کو باطل کرتا ہے حالانکہ سورۃ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ تم زمین میں منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کی تلاش کرو۔ یہ ایک بہت ہی نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو اور دوسری طرف توکل بھی پورا ہو۔ اور اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقعہ ملتا ہے۔ (بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کو جاتے تو تیاری کرتے۔ گھوڑے، ہتھیار بھی ساتھ لیتے بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہ پہن کر جاتے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے حالانکہ ادھر خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ واللہ یعصمک من الناس (المائدہ:68) بلکہ ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے تجویز فرمایا کہ اگر شکست ہو تو آپ کو جلد مدینہ پہنچا دیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ قوی الایمان کی نظر استغناء الٰہی پر ہوتی ہے اور اسے خوف ہوتا کہ خدا کے وعدوں میں کوئی ایسی مخفی شرط نہ ہو۔ جس کا اسے علم نہ ہو جو لوگ تدابیر کے سلسلہ کو بالکل باطل ٹھہراتے ہیں۔ ان میں ایک زہریلا مادہ ہوتا ہے ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اگر بلا آوے تو دیدہ دانستہ اس کے آگے جا پڑیں اور جس قدر پیشہ والے اور اہل حرفت ہیں وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاویں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 604، 605)

اصل (دعوت) توکل علی اللہ سے ہوتی ہے

مفتی محمد صادق صاحب کو فرمایا جب کہ انہوں نے مسٹر ویب کا ایک خط سنایا کہ:

ان کو لکھ دو کہ عمر گزرتی جاتی ہے جو کرنا ہے اب کر لو۔ دن بدن قویٰ کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ دس برس پہلے جو قویٰ تھے وہ آج کہاں ہیں؟ گزشتہ کا حساب کچھ نہیں۔ آئندہ کا اعتبار نہیں۔ جو کچھ کرنا ہو آدمی کو موجودہ وقت کو غنیمت سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اب دین کی خدمت کر لو۔ اول واقفیت پیدا کرو کہ ٹھیک (دین) کیا ہے؟ (دین) کی خدمت جو شخص درویشی اور قناعت سے کرتا ہے وہ ایک معجزہ اور نشان ہو جاتا ہے جو جمعیت کے ساتھ کرتا ہے اس کا مزا نہیں آتا۔ کیونکہ توکل علی اللہ کا پورا لطف نہیں رہتا اور جب توکل پر کام کیا جاوے تو خدا مدد کرتا ہے اور یہ باتیں روحانیت سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب روحانیت انسان کے اندر پیدا ہو تو وہ وضع بدل دیتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح پر صحابہؓ کی وضع بدل دی۔ یہ سارا کام اس کشش نے کیا جو صادق کے اندر ہوتی ہے۔ یہ خیالات باطل ہیں کہ کئی لاکھ روپیہ ہو تو کام چلے خدا تعالیٰ پر توکل کر کے جب ایک کام شروع کیا جاوے اور اصل غرض اس کے دین کی خدمت ہو تو وہ خود مددگار ہو جاتا ہے اور سارے سامان اور اسباب بہم پہنچاتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 287)

یاس کو پاس نہ آنے دے

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب

ہوتا ہے مگر چاہئے کہ توکل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا(۔) مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے۔ مگر انسان کو چاہئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دور کر دیتا ہے بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 133)

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تسکین دہ ہے

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔ وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آ جاوے لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا تو کوئی ایسی جگہ ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے آخر ایک دن او روقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا پھر اگر اسے موت آگئی تو حرج کیا ہوا؟ مومن کے لئے تو موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مصیبت دکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 392)

قمر داؤد کھوکھر صاحب

آسٹریلیا کی خبریں

مذہبی شخصیت آسٹریلیا کی سربراہ مملکت

29 جون 2001ء کو ایک مذہبی شخصیت آرچ بشپ پیٹر جان ہالنگ ورتھ (Peter John Hollingworth) نے آئندہ پانچ سالوں کے لئے آسٹریلیا کے 23 ویں گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھا کر سابق گورنر جنرل سر ولیم ڈین (Sir William Deane) سے اپنے عہدے کا چارج لیا۔ آسٹریلیا کے اس آئینی سربراہ کی حلف برداری کی یہ تقریب دارالحکومت کینبرا میں واقع پارلیمنٹ ہاؤس کے سینٹ چیمبر میں سینکڑوں افراد کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ ملک کی تاریخ میں یہ پہلے گورنر جنرل ہیں جو ایک مذہبی شخصیت ہیں اور ان کا تعلق اینگلیکن چرچ سے ہے۔ گورنر جنرل بننے سے پہلے یہ آرچ بشپ آف برسبین (Brisbane) تھے۔

آسٹریلیا کے موجودہ وزیر اعظم جان ھاورڈ (John Howard) نے 22۔ اپریل 2001ء کو ان کا نام گورنر جنرل کے لئے تجویز کیا تھا۔ آئین کی رو سے وزیر اعظم یہ انتخاب خود کرتا ہے اور اس انتخاب میں وہ کسی سے مشورہ کا پابند نہیں ہے۔

ملک کا نظام حکومت پارلیمانی جمہوری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آئینی بادشاہت بھی قائم ہے۔ یعنی سربراہ مملکت برطانیہ کی ملکہ ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ ملکہ برطانیہ آسٹریلیا کی بھی ملکہ ہے۔ اور گورنر جنرل، ملکہ کا اس ملک میں نمائندہ ہونے کی بناء پر سربراہ مملکت کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ آسٹریلیا میں سب سے پہلے گورنر جنرل رائٹ آنریبل جان ایڈرین لوئی ھوپ (Rt.Hon. John Adrian Louis Hope) تھے۔ جو یکم جنوری 1901ء سے 9 جنوری 1903ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ گورنر جنرل کا انتخاب گو کہ وزیر اعظم کرتا ہے لیکن اس کا تقرر ملکہ برطانیہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

آئین کے مطابق گورنر جنرل ملکی معاملات میں دخل نہیں دیتا بلکہ صرف تقریبات تک محدود ہے۔ آسٹریلیا کی تاریخ میں اب تک صرف ایک واقعہ ملتا ہے جبکہ یہاں کے گورنر جنرل سر جان کر (Sir. John. Kerr) نے 11 نومبر 1975ء کو اس وقت کے وزیر اعظم جناب گو وٹیلم (Gough Whi Tlam) کو معطل کر دیا تھا۔ کیونکہ پارلیمنٹ نے ان کے بنائے ہوئے بجٹ کو منظور نہیں کیا تھا۔ آئین کے مطابق پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قوانین کی آخری منظوری بھی گورنر جنرل ہی دیتا ہے۔ اس کے اختیارات میں یہ بات شامل ہے کہ گورنر جنرل پارلیمنٹ کو توڑ سکتا ہے پارلیمنٹ کے کسی اجلاس کو ختم کر سکتا ہے۔ اور نئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے وقت دونوں ایوانوں کو خطاب بھی کرتا ہے۔

گورنر جنرل سے متعلق ایک آئینی روایت یہ بھی ہے کہ وہ ملکہ برطانیہ سے تین مرتبہ ملاقات کرتا ہے۔ سب سے پہلے نام تجویز ہونے کے بعد اپنی تقرری سے قبل لندن جا کر ملکہ سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر اپنے عہدہ کی مدت (پانچ سال) کے نصف عرصہ میں لندن جا کر ملکہ سے دوسری بار ملاقات کرتا ہے۔ اور پھر جب گورنر جنرل اپنے پانچ سال کا عرصہ پورا کر لیتا ہے تو اس کے بعد تیسری ملاقات کے لئے لندن جاتا ہے۔ چنانچہ اسی روایت کے مطابق نئے گورنر جنرل 21 مئی کو لندن کے لئے روانہ ہوئے اور 23 مئی بروز بدھ قصر بکنگھم میں ملکہ سے اپنی پہلی ملاقات کی اور ملکہ کے ساتھ مل کر دوپہر کا کھانا کھایا۔

66 سالہ نئے گورنر جنرل کا تعلق آسٹریلیا کی ریاست کوئنز لینڈ کے دارالحکومت برسبین سے ہے۔ موصوف 10 اپریل 1935ء کو آسٹریلیا کی ریاست ساؤتھ آسٹریلیا کے دارالحکومت ایڈیلیڈ میں پیدا ہوئے۔ سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میلبورن آئے اور میلبورن یونیورسٹی سے مذہب کی تعلیم حاصل کی۔ 1960ء میں انہوں نے مذہبی زندگی کا آغاز کیا اور سب سے پہلے شمالی میلبورن کے سینٹ میری چرچ میں پادری مقرر ہوئے۔ بعد ازاں 1985ء میں بشپ مقرر ہوئے اور پھر 1989ء میں برسبین کے آرچ بشپ مقرر ہوئے۔ 1987ء میں انہیں "فادر آف دی ائیر" قرار دیا گیا اور 1992ء میں اس سال کے "آسٹریلین آف دی ائیر" کا ایوارڈ حاصل کیا۔ موصوف چار کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

نئے گورنر جنرل چونکہ ایک مذہبی شخصیت بھی ہیں اس لئے ان کے تقرر پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ آسٹریلیا کے نظام حکومت میں یہ بات طے شدہ ہے کہ ریاست مذہب سے علیحدہ ہوگی پھر ایک مذہبی شخصیت کا اس اہم عہدے پر آنا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا ان کے تقرر سے دوسرے عیسائی فرقوں والے، دیگر مذاہب والے یا لا مذہب لوگ متاثر نہ ہوں گے۔ آسٹریلیا میں کیتھولکس عیسائیوں کے بعد اینگلیکن کے فرقے کے لوگ سب سے زیادہ ہیں جو ان کے تقرر پر بہت خوش ہیں۔

(ماخوذ: روزنامہ The Age 23، 24 اپریل 30 جون 2001ء)

آبادی کے دو رخ

آسٹریلیا کی آبادی کا 13.3 فیصد یا 2.4 ملین افراد یا دوسرے لفظوں میں ہر سات میں سے ایک آسٹریلین ایسا ہے جسے دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ ایسے افراد کی گزر اوقات حکومت یا رفاہی اداروں کی طرف سے ملنے والی امداد پر ہے۔

آسٹریلین انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ویلفیئر اور بعض دیگر رفاہی اداروں کی طرف سے جاری ہونے والی اس رپورٹ کے مطابق 3 لاکھ 90 ہزار بے روزگار افراد اور 90 ہزار طلباء حکومت کی طرف سے ملنے والے الاؤنسز پر گزارہ کرتے ہیں۔ اور ان کا معیار زندگی کم سے کم آمدنی کے معیار سے بھی 20 فیصد نیچے ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر چار میں سے ایک گھرانہ ایسا بھی ہے جس کے افراد سکول یا کام پر جاتے ہوئے اپنا دوپہر کا کھانا بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ کیونکہ وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ایک رپورٹ میں یہ بتایا گیا کہ 8 لاکھ 60 ہزار بچے ایسے ہیں جو ان گھرانوں میں پرورش پا رہے ہیں جن کے ماں باپ بے روزگار ہیں۔ اور بہت سے گھرانے ایسے ہیں جو اپنے بچوں کو اپنے عزیزوں یا کسی اور گھرانوں میں پرورش کے لئے سپرد کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی صحیح نگہداشت نہیں کر سکتے۔ 17 ہزار بچے ایسے ہیں جن کے والدین نے انہیں کسی دوسرے گھرانے کے سپرد کیا ہوا ہے۔

اس کے برعکس آسٹریلیا کی آبادی کا ایک فیصد طبقہ وہ بھی ہے جو 18 فیصد دولت کا مالک ہے۔ اسی طرح اس ملک میں 74 ہزار افراد ایسے ہیں جو امارت میں بہت آگے ہیں اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آسٹریلیا ان کے لئے دودھ اور شہد کی سرزمین ہے۔

بہت سے رفاہی اداروں کا خیال ہے کہ آسٹریلیا جلد ہی دو طبقوں میں تقسیم ہو جائے گا ایک امراء کا طبقہ اور ایک اس کے برعکس۔ اور اگر حکومت نے معاشی بہتری کے اقدامات نہ کئے تو امیر اور غریب کے درمیان خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔

(ماخوذ: روزنامہ The Age 15 مئی، یکم اپریل 2001ء روزنامہ Herald Sun 10 مئی 2001ء)

تپ دق۔ سل

○ تپ دق وہ بخار ہے جس سے حرارت اعضائے رئیسہ و امعاء وغیرہ میں سرایت کر کے بدن کی رطوبت سکھا دے، یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو عمر کے کسی حصے میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر چودہ برس سے لے کر اکیس برس کے لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

اسباب مرض اصلی سبب تو اس کا مادہ سل یعنی جراثیم ٹیوبرکل ہی ہے لیکن کئی ایک دیگر باتیں بھی اس مرض کے پھیلانے میں مددگار ہوا کرتی ہیں۔

جراثیم سل غالباً جسم میں خاک اور دھول کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ اور یہ جرم (جراثیم) پھیپھڑوں تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں ورم پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات نمونیا۔ پرونکائیٹس خون تھوکنے، پھیپھڑوں میں اجتماع خون اور کئی ایک خارجی اشیاء مثلاً کوئلے، لوہے یا سلیٹ کے خاکے کے ساتھ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلول والدین کے بچوں میں بھی یہ مرض چلا جاتا ہے۔ نیز ناکافی اور ردی غذا اور گندی ہوا نمدار مکانات اور مفلسی وغیرہ ایک طرف اور عیاشی وغیرہ دوسری جانب اس موذی مرض کے پیدا کرنے میں معاون اور مددگار ہوا کرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم مسعود احمد صاحب سوہاوی دارالرحمت شرقی لکھتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم منصور احمد کوکب حال جرمنی کو مورخہ 26 اکتوبر 2001ء دوسری بیٹی سے نوازا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام قیصرہ کوکب عطا فرمایا ہے- عزیزہ کے نیک سیرت خادم دین بننے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں- احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے- نیز مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب کی آنکھوں کا اپریشن بھی ہوا ہے- ان کی بھی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہرہ داران دفتر خزانہ حال جرمنی لکھتے ہیں- خاکسار کی اہلیہ کا بلڈ پریشر بڑھ جانے سے مورخہ 11 اگست 2001ء کو جرمنی میں اپریشن ہوا تھا جو بفضل تعالیٰ کامیاب ہو گیا ہے اب مورخہ 4 نومبر 2001ء کو سانس کی نالی کا اپریشن ہوا ہے یکے بعد دیگرے دو اپریشن ہونے سے کمزوری کافی ہو گئی ہے- احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب برادر اصغر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب گلشن اقبال کراچی مورخہ 20 اکتوبر 2001ء کو صبح تقریباً 2 بجے لاہور میں وفات پا گئے- مرحوم نڈر احمدی تھے اور جماعت احمدیہ سوہاوہ ڈھلواں میں اکیلے احمدی تھے- اسی دن ان کا جنازہ جمعہ سے قبل ربوہ پہنچا- بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے دعا کرائی- احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

نیکی کے کام میں حصہ لینے کا
نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

اعلان داخلہ برائے
تھرڈ ائیر 2001ء

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ (چناب نگر) میں تھرڈ ائیر برائے سال 2001ء میں داخلہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر 18 اکتوبر 2001ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا- دفتر میں فارم داخلہ 11 اکتوبر تک وصول کئے جائیں گے- میرٹ لسٹ 16 اکتوبر کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی فارم بمع پراسپکٹس دفتری اوقات میں کالج آفس سے لئے جا سکتے ہیں-

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

درخواست دعا

مکرم بشارت محمود صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کے والد محترم عبدالقدیر صاحب کا امریکہ میں کامیاب اپریشن ہو گیا ہے- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

خبریں

امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا امریکہ نے افغان دارالحکومت پر رات پونے 10 بجے کے بعد حملہ کر دیا- اطلاعات کے مطابق کابل اور قندھار پر میزائلوں سے حملے کئے گئے اور امریکی طیاروں نے بمباری کی- طالبان نے جوابی طور پر طیارہ شکن توپوں سے گولہ باری کی- چھوٹے اسلحہ کی فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دیتی رہیں- کابل کی فضاؤں پر جیٹ طیارے پروازیں کرتے رہے- پینٹاگون نے اس حملے کی تصدیق کرتے ہوئے مزید کوئی تفصیل نہیں بتائی- تاہم غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں اور ٹیلی ویژن نشریات کے مطابق کابل پر بمباری کی گئی، نامعلوم طیاروں نے چار بم گرائے جس سے شدید دھماکے ہوئے اور دارالحکومت میں ہر طرف دھواں ہی دھواں چھا گیا اور بجلی سپلائی بند ہو گئی- کابل کے ساتھ ساتھ قندھار پر بھی حملہ کیا گیا- سی این این کے مطابق قندھار پر حملہ میں طالبان کا کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر تباہ ہو گیا ہے- طالبان حکام نے بتایا کہ قندھار ائرپورٹ پر اہم دفاعی تنصیبات کو نقصان پہنچا ہے- جلال آباد پر بھی حملہ کیا گیا ہے-

☆ منگل 9-اکتوبر- غروب آفتاب: 5-46
☆ بدھ 10- اکتوبر- طلوع فجر : 4-44
☆ بدھ 10-اکتوبر- طلوع آفتاب: 6-06

افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی امریکہ اور اس کے حلیفوں کی جانب سے صاف اشارے مل رہے تھے کہ افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی کسی وقت بھی ہو سکتی ہے- امریکی فوج کے ازبکستان اترنے کے بعد طالبان نے ازبکستان کے ساتھ اپنی سرحد پر مزید 8 ہزار فوج بھیجنے کا اعلان کیا- امریکہ ازبکستان کی سرحد پر واقع ہوائی اڈوں کو افغانستان کے خلاف حملوں کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے- افغان جنگ کے دوران روسیوں نے بھی یہ اڈے استعمال کئے تھے- امریکی ائرفورس نے ایک جدید الیکٹرونک جاسوس طیارہ جنوب مغربی ایشیا بھیج دیا ہے جو اسامہ بن لادن کی تلاش میں مدد دے گا- اور طالبان افواج کے ٹھکانوں کے بارے میں معلومات فراہم کرے گا- یہ آرسی 135 ربوٹ جوائنٹ طیارہ ریڈیو پیغامات اور راڈ الہروں سمیت تمام الیکٹرانک سگنلز کے مقامات کا فوراً پتہ چلا لیتا ہے-

چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور وائس آرمی چیف کی تقرری کور کمانڈر لاہور لیفٹیننٹ جنرل محمد عزیز خان اور چیف آف جنرل سٹاف پاکستان آرمی لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف کو فوری طور پر جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی ہے- اس بات کا اعلان آئی ایس پی آر نے کیا- جنرل محمد عزیز خان کو چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور جنرل محمد یوسف کو وائس چیف آف آرمی سٹاف مقرر کیا گیا ہے واضح رہے کہ چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کا عہدہ خود چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مشرف کے پاس تھا اور جنرل عزیز کور کمانڈر لاہور تھے- آئی ایس پی آر کے اعلان کے مطابق یہ تقرریاں فوری طور پر عمل میں آ گئی ہیں-

مولانا فضل الرحمٰن غیر معینہ مدت کے لئے نظر بند جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کو اپنے گھر ڈیرہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے- مولانا فضل الرحمٰن کا گھر پولیس کی بھاری نفری کے گھیرے میں ہے- وہ رات 12 بجے پشاور سے ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچے تو راتوں رات پولیس نے ان کے گھر کو گھیرے میں لے لیا- صبح جب وہ امریکہ مخالف ریلی کے لئے ملتان روانہ ہونے لگے تو گھر سے باہر نکلنے پر پولیس نے انہیں اپنے گھر ہی میں روک دیا-

امریکی حکومت پاکستان کے تین ارب ڈالر کے قرضے معاف کر سکتی ہے پاکستان کی طرف سے دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی اتحاد کی حمایت کے اعلان کے بعد مختلف ممالک نے پاکستان کی حکومت کو اقتصادی تعاون کی یقین دہانیاں کرائی ہیں- آسٹریلیا، جاپان، کینیڈا، امریکہ اور آئی ایم ایف کی ان یقین دہانیوں سے پاکستان کی اقتصادی صورتحال کے بارے میں بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ برطانیہ پہلے ہی 25 ملین پونڈ کی امداد کا اعلان کر چکا ہے- جو افغان مہاجرین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے گی- اس کے علاوہ 15 ملین پونڈ غربت کے خاتمے کے لئے پاکستان کو دیئے جائیں گے-

یہ بھی منظور نہیں افغانستان میں برسر اقتدار طالبان نے آخری کوشش کے طور پر امریکہ کو پیشکش کی تھی کہ اگر وہ باضابطہ درخواست کرے تو اسامہ کو حراست میں لے کر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے- جسے امریکہ نے مسترد کر دیا یہ بات اسلام آباد میں طالبان کے سفیر عبدالسلام ضعیف نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائی- انہوں نے کہا کہ

باقی صفحہ 8 پر

تمباکو نوشی کی عادت، زہریلے اثرات کو ختم کرنے کی بہترین دوا
سگریٹ چھوڑ GHP-309/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز [illegible] 212399

یتیم بچوں کا مستقبل شاندار بنانے میں معاونت فرمائیں
(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ- دارالضیافت ربوہ)

حراست میں لینا کوئی مسئلہ نہیں اگر کوئی آ کر اسامہ کے خلاف الزامات پیش کرتا ہے تو ہم انہیں حراست میں لے لیں گے۔

ترین وقت میں الیکٹرانک سگنلز ریڈیو کمیونیکیشن اور راڈار کو تلاش کرنے کے علاوہ اس کی صحیح جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

اسے سو فیصد حد تک کامیاب کرنے کے لئے انصار اور خدام وقت کی قربانی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس طرح تحریک جدید کے چندے کے ثواب کے ساتھ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل کا ثواب بھی ان کے حصہ میں آئے گا انشاء اللہ۔

(وکیل المال اول)

صدر مملکت جنرل مشرف کی کانفرنس

گزشتہ روز صدر مملکت جنرل مشرف نے بہت بڑی پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں انہوں نے افغانستان پر حالیہ امریکہ کے حملے کے حوالے سے پاکستان کی صورتحال پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے۔ فوجی اقدام کے بعد افغانستان کی تعمیر نو کے لئے پروگرام شروع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کاروبار زندگی معمول کے مطابق جاری ہے۔ غیر ملکیوں کو پاکستان چھوڑ کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انتہا پسندوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا امریکی حملوں میں پاکستان کی سرزمین اور فضا استعمال نہیں کی گئی۔ پاکستان کسی بھی حملے کی صورت میں اپنا دفاع کرے گا۔ مستقبل کی افغان حکومت پاکستان دوست ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ شمالی اتحاد کو آئندہ حکومت میں غلبہ حاصل کرنے دیا گیا تو افغانستان مزید انارکی کا شکار ہو جائے گا۔

کوئٹہ ائرپورٹ کے قریب مہاجر کیمپ خالی

پاکستانی حکام نے طیارہ مار گرائے جانے کی دھمکی ملنے کے بعد کوئٹہ ائرپورٹ کے قریب قائم افغان مہاجر کیمپ خالی کروا لیا ہے۔ پولیس کے مطابق دھمکی پر مبنی پیغام سنایا گیا تھا۔ تاہم اس کی نوعیت اور مقام کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ جبکہ لاہور سے کوئٹہ جانے والی پی آئی اے کی ایک پرواز کا بھی احتیاطاً رخ تبدیل کر دیا گیا۔ کوئٹہ ائرپورٹ پر ہزاروں افغان مہاجرین کے دو کیمپ ہیں جو فروتو آباد اور کلی غازی میں خیموں میں ہیں۔ ضلعی حکام نے فوری کیمپ خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ پولیس افسر کے مطابق یہ اقدام سیکیورٹی کے پیش نظر کیا گیا۔

تعاون پر فوج کی مکمل حمایت

وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ صدر جنرل مشرف کے بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف امریکہ سے تعاون کرنے کے فیصلے کو مسلح افواج کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ کویتی خبر رساں ایجنسی کے مطابق الرائی آلام اخبار کو دیئے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا پاکستان کی مسلح افواج ایک پروفیشنلز اور منظم ادارہ ہے اور ماضی میں بغاوت جیسی کوئی صورتحال پیدا نہیں ہوئی۔ وزیر داخلہ نے کہا افغانستان کی طالبان حکومت سے سفارتی تعلقات توڑنے کے لئے پاکستان پر کوئی دباؤ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان پر فوجی کارروائی کے معاملہ کو دو مذاہب یا دو تہذیبوں کے درمیان لڑائی کا مسئلہ نہیں بننے دینا چاہئے کیونکہ اس کے بین الاقوامی استحکام پر خطرناک نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔

امریکہ کے جدید جاسوس طیارے

امریکی فضائیہ نے جاسوسی کرنے والے انتہائی جدید ترین طیارے جنوب مغربی ایشیا کی فضاؤں میں بھیج دیئے ہیں تا کہ اسامہ بن لادن کو تلاش کرنے کے علاوہ طالبان کی زمینی قوت کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ یہ آر سی 135 طیارے ایسے آلات سے لیس ہیں جو مختصر

بقیہ صفحہ 1

تحریک میں حصہ لیں" (مشعل راہ صفحہ 357)

تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہو رہا ہے

چوہدری کمال
عمر اسٹیٹ ایجنسی
پروپرائٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ جنز و بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

البشیر معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پیج 04524-214510-04942-423173

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

PROTECH UPS لگوائیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ وی سی آر۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 ایر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس ☎051-440892-441767
رہائش ☎051-410090

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

MAGNA GROUP

M/S Magna Tech (PVT.)Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length:1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60,70,80,100,125,155

M/S.Magna Textile Industries (PVT.) Ltd.
Manufacturer & exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, Printing & Finishing

M/S. Magna International
Importers/Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.

M/S.Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer/ Exporter & General Order Supplier.
Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan
Tel: 0092-41-617616, 637616
Fax: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk

Representatives:-
M/S.Muller S.A.France (Conveyors/Felt blanket)
M/S. System, U.S.A (water Treatment System)
M/S.Conradi.Germany (Nickle Sugar Screens)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔61